مکان کی پیمنٹ ذمہ پر لازم ہو، تو زکوٰۃ کس طرح نکالی جائے گی؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

میرے والد صاحب نے اپنا گھر فروخت کر دیا ہے اور اس کی مکمل قیمت وصول کر لی ہے، قیمت وصول کرنے کے بعد والد صاحب نے نئے گھر کا سودا کر کے، اس کا بیعانہ بھی دے دیا ہے، لیکن ابھی تک نہ تو مکان پر قبضہ لیا ہے اور نہ ہی رجسٹری کروائی ہے، مکان پر قبضہ اور بقیہ رقم کی ادائیگی کا وقت رمضان المبارک کے بعد کا طے ہوا ہے۔ میرے والد صاحبِ نصاب بھی ہیں اور ان کا نصاب کا سال 27 رمضان المبارک کو مکمل ہوتا ہے، تو اب جو رقم مکان بیچ کر حاصل ہوئی تھی وہ والد صاحب نے رمضان المبارک کے بعد دوسرے مکان کی قیمت کے طور پر ادا کرنی ہے، تو کیا سال پورا ہونے کے وقت اس رقم پر بھی زکوٰۃ لازم ہوگی؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں اگر گھر بیچنے کے لئے نہیں خریدا، تو حکم یہ ہے کہ جتنی قیمت میں آپ کے والد نے گھر کی خریداری کی ہے اس میں جتنی ادائیگی باقی ہے، وہ رقم آپ کے والد پر قرض ہے، لہٰذا جتنی رقم آپ کے والد کے پاس موجود ہے، اس میں سے وہ اتنی رقم مائنس کریں گے جو رمضان کے بعد مکان کی قیمت کے طور پر دینی ہے، پھر اس کے بعد جو مالِ زکوٰۃ بچے وہ بقدر نصاب ہے، تو اس باقی بچے ہوئے مال پر زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: "دَینِ عبد (یعنی بندوں میں جس کا کوئی مطالبہ کرنے والا ہو اگرچہ دَین حقیقۃً اللہ عزوجل کا ہو، جیسے دَینِ زکوٰۃ جس کا حقِ مطالبہ بادشاہِ اسلام اعزہ اللہ نصرہ کو ہے) انسان کے حوائج اصلیہ سے ہے، ایسا دَین جس قدر ہوگا اتنا مال مشغول بحاجتِ اصلیہ قرار دے کر کالعدم ٹھہرے گا اور باقی پر زکوٰۃ واجب ہوگی اگر بقدر نصاب ہو۔" (فتاوی رضویہ، جلد 10، صفحہ 126، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا سید مسعود علی عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-2215

تاریخ اجراء: 02رمضان المبارک1446ھ/03مارچ2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net